

آپ اپنی کلاس کی باقی اسائنس ان لنس سے حاصل کریں

Download Assignments

Autumn 2025 | [Links 1](#)

Download Assignments

Autumn 2025 | [Links 2](#)

ہاتھ سے لکھی گئی اسائنس آرڈر کرنے کے لیے یہاں کلک کریں



03058511199

How to Write  
Assignment

Assignment  
Last Dates

Find  
Tutor

How to Submit  
Assignments

Guess  
Papers

Key  
Books

اسائنس اور پیپرز کی تازہ اپڈیٹس کے لیے ہمارا فیس بک ٹچ لاٹیک کریں



Follow | Like

لیوں: میرک	کورس کوڈ: مطالعہ پاکستان (202)
سمسٹر: خزان 2025ء	ضمیمہ نمبر: 1

سوال 1: اسلام سے قبل برصغیر کے لوگوں کی مذہبی حالت کیسی تھی؟

جواب: برصغیر قبل از اسلام

مسلمانوں کی آمد سے پہلے برصغیر کے حالات کا خلاصہ مندرجہ ذیل پانچ نکات میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

- 1 اس وقت پر صغیر ایک ملک نہیں تھا بلکہ بہت سی جا گیروں اور ریاستوں میں بٹا ہوا خاطہ تھا۔
- 2 اس وقت یہاں کے لوگ قومیت کے مغربی تصور سے واقفیت نہیں رکھتے تھے اور نہ ان میں قومی یہجتی پائی جاتی تھی۔
- 3 یہ علاقہ قدرتی طور پر بہت سے جغرافیائی مخطوطوں میں بٹا ہوا تھا۔
- 4 شمالی ہندوستان اور جنوبی ہندوستان میں ایک نمایاں فرق پایا جاتا تھا اور یہ دونوں الگ الگ حیثیتوں کے حامل تھے۔
- 5 اس علاقے کے لوگ اپنی تہذیبی قدروں سے نا آشنا ہو چکے تھے اور معاشرتی تنزل اپنے عروج پر پہنچ چکا تھا۔ مسلمانوں کی آمد سے اس علاقے میں تہذیبی قدر دیں پھر سے زندہ ہو گئیں۔

### مذہبی حالت

- 1 اسلام کی آمد سے قبل برصغیر میں جن مذاہب کی پیروی کی جاتی تھی، ان میں ہندو مت، اور جین مرت زیادہ نمایاں مقام رکھتے ہیں۔
- 2 بت پرستی اور دیوی، دیوتاؤں کی پرستش ہندوؤں میں عام تھی۔ مسلمانوں کی برصغیر میں آمد کے وقت یہاں نوکریوں سے زائد دیوتاؤں کی بتوں کی عبادت کی جاتی تھی۔ شیو و شنو اور برہما ہندوؤں کے سب سے بڑے دیوتا تھے۔ اس وقت ملتان بت پرستی کا سب سے بڑا مرکز تھا اور اسے مول دیوتا کا مقام سمجھا جاتا تھا۔
- 3 بت پرستی کے ساتھ ساتھ ہندوؤں میں آباء پرستی بھی رائج تھی۔ والدین کی پوجا کی جاتی۔ خاندان کے بزرگ پوجا کے لائق ہوتے تھے۔ کسی ممتاز فرد کے مرجانے پر اسے دیوتا کی حیثیت حاصل ہو جاتی۔

**سوال 2:** برصغیر میں مسلم معاشرے کے قیام کے لیے حضرت مجدد الف ثانی کی خدمات بیان کریں۔

**جواب:** حضرت مجدد الف ثانی کی خدمات

حضرت مجدد الف ثانی کا نام حضرت شیخ احمد سرہندی تھا۔ مجدد الف ثانی آپ کا لقب تھا جس کے معنی ہیں دوسرے ہزار سال کیلئے دین کی تجدید کرنے والے۔ یہ وہ مرد حق ہیں جنہوں نے مذہب کے بارے میں اکبر اعظم کے غلط خیالات کیخلاف جہاد کیا اور داخلی طور پر اس کے برے اثرات کا خاتمه کر کے، حقیقی اسلامی تعلیم کو دوبارہ رائج کرنے کی کوشش کی۔ حضرت شیخ احمد سرہندی 26 جون 1564ء کو سرہند کے مقام پر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ اس کے بعد مختلف اساتذہ سے حدیث، تفسیر اور دوسرے علوم کی تعلیم حاصل کی۔ طریقت میں آپ پہلے چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں سے مسلک ہوئے۔ بعد میں حضرت خواجہ باقی اللہ کی ارادت میں نقشبندیہ سلسلے میں شامل ہوئے۔ حضرت مجدد الف ثانی نے اسلام اور ہندو مت کے نمایاں فرق کو واضح کیا اور بتایا کہ اسلام اور ہندو مت میں کوئی قدر مشترک نہیں پائی جاتی۔

**سوال 3:** برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب تحریر کریں۔

**جواب:** برصغیر میں مسلم وور حکومت کا زوال

برصغیر میں میں مسلمانوں کے زوال کے ابتداء 1707ء ہے ہوتی، جب اور گزیب عالمگیر کی وفات کے بعد اس کے نالائق اور کمزور جانشین و سیع دعیض سلطنت کو سنپھال نہ سکے اور اسلامی سلطنت کا مرکز کمزور ہونے لگا۔

#### اہم واقعات

- 1 دکن میں مرہٹوں نے دوبارہ سراٹھایا۔
- 2 پنجاب میں سکھوں نے شورش برپا کر دی۔
- 3 دہلی اور آگرہ کے درمیانی علاقے میں جاؤں نے بغاوت کر دی۔
- 4 بنگال، دکن اور اودھ کے صوبے داروں نے نہم خود مختاری یا استیں قائم کر لیں۔
- 5 برصغیر فتحہ بدظہمی اور لا قانونیت کا شکار ہونے لگا۔
- 6 مسلمان حکومتوں کے مخالفین سرگرم عمل ہو گئے۔
- 7 خود غرض مسلمانوں نے بھی ذاتی اغراض و مقاصد کے حصول کیلئے مسلمان حکومت کو کمزور کرنا شروع کر دیا۔

-8

اندرونی خلفشار بڑھتا چلا گیا جس سے غیر ملکیوں، خصوصاً انگریزوں نے بہت فائدہ اٹھایا اور وہ اپنا اقتدار بڑھانے لگے۔

### نادر شاہ کا حملہ

اُسی زمانے میں ایران کا بادشاہ نادر شاہ بہت زیادہ طاقتور ہو گیا اور اس نے 1739ء میں ہندوستان پر حملہ کر دیا۔ اس نے مغل بادشاہ محمد شاہ کو کرناں کے مقام پر شکست دی اور دہلی میں قتل عام کروایا۔

### احمد شاہ عبدالی

1747ء میں نادر شاہ کو قتل کر دیا گیا اور اس کے بعد احمد شاہ عبدالی نے افغانستان میں خود مختار ریاست قائم کر لی۔ احمد شاہ عبدالی نے اپنی حکومت مستحکم کرنے کے بعد بر صیر پر کئی بار حملے کئے جس کے نتیجے میں مغل حکومت کی رہی تھی ساکھتم ہو گئی اور وہ زوال کے آخری کنارے تک پہنچ گئی۔

### مسلمانوں کے زوال کے اسباب

مسلمان حکومت کے زوال کے بے شمار اسباب تھے جن میں سے چند نمایاں اسباب درج ذیل ہیں:

-1

مسلمان اسلامی نظام حیات اور اسلامی اقدار کو نظر انداز کر کے مذہب سے بیگانہ ہو چکے تھے۔

-2

مسلمان آرام طلبی اور بے راہ روی کا شکار ہو چکے تھے۔

-3

اس وقت تخت نشینی یا اقتدار کی منتقلی کا کوئی اصول نہ تھا جس کی وجہ سے تخت نشینی کیلئے جھگڑے اور خانہ جنگیاں شروع ہو چکی تھیں۔

-4

مسلمانوں میں علمی اور سائنسی ترقی کا رجحان ختم ہونے لگا تھا اور وہ حق ایجادات اور نئے آلات جنگ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا رہے تھے۔

-5

مغل بادشاہوں کے پاس بھری قوت نہ تھی۔

-6

مغل بادشاہوں اور امراء کی عیش و عشرت کی زندگی نے عام آدمی کی معاشی حالت خراب کر دی تھی۔

-7

غیر موثر سیاسی اور انتظامی حکمت عملیوں کی وجہ سے سیاسی اور معاشرتی مسائل پیدا ہو گئے تھے۔

-8

مسلمانوں میں قیادت کی کمی تھی۔

مسلمان ہندوؤں اور انگریزوں کی چالبازیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔

مسلمانوں نے 1857ء میں اپنی طاقت کی بحالی کی آخری کوشش کی جو جنگ آزادی کے نام سے

موسم ہے لیکن یہ جنگ بھی ناکامی سے ہم کنار ہوئی اور مسلمانوں کا دور حکومت ختم ہو گیا اور انگریزوں نے سارے بر صیر پر اپنا سلطنت کر لیا۔

سوال 4: سر سید احمد خان نے دو قومی نظریہ کے حوالے سے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: تحریک علی گڑھ

1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی سے بر صیر کے مسلمانوں پر باقی اقوام کی نسبت زیادہ برا اور شدید اثر پڑا کیونکہ ایک طرف تو انگریز انہیں اپنا سب سے بڑا مخالف قرار دیتے تھے اس جنگ نے مسلمانوں کو مزید ایک صدمی پیچھے دھکیل دیا۔ اس صورت حال نے بر صیر کے مسلمانوں میں ایک نئی فکر اور قومی تشکیل کے تحفظ کا احساس پیدا کیا۔ مسلمانوں نے اپنی بقاء کی جنگ لڑنے کیلئے ایک نئی حکمت عملی اپنانے کا فیصلہ کیا۔

سر سید کا کردار

سر سید احمد خان، وہ عظیم رہنماء تھے جنہوں نے بر صیر کے بدلتے ہوئے حالات کا بغور جائزہ لیا اور نہایت تدبر اور فہم و فراست سے کام لے کر ایک تباہ شدہ معاشرے کیلئے نئی زندگی کا سامان پیدا کیا۔ سر سید احمد خان نے مسلمانوں میں نئی زندگی کے آغاز کیلئے تین طرح کی لوٹشیں کیں۔

-1 حکومت اور عوام (خصوصاً مسلمانوں) کے درمیان اعتماد کی فضا کی بحالت

-2 مسلمانوں کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی ترغیب

-3 احتجاجی سیاست سے گریز

تحریک علی گڑھ کا سیاسی پہلو

تحریک علی گڑھ کی ابتداء میں سر سید احمد خان نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستانیوں کو قانون ساز کو نسلوں میں نمائندگی ملنی چاہئے تا کہ عوام کی آواز حکومت تک براہ راست پہنچ سکے۔ اس مطالبے کو 1861ء میں منظور کر لیا گیا اور بر صیر کے مقامی باشندوں کو کو نسلوں میں کسی حد تک نمائندگی مل گئی۔

تحریک علی گڑھ کا معاشرتی پہلو

سر سید احمد خان نے حکمران طبقے اور مسلمانوں کی باہمی دوری کو کرنے اور شلطہ نہیوں کے خاتمے کیلئے بہت سے رسائل لکھے اور اس بات پر بھی زور دیا کہ مسلمانوں اور عیسائی دنوں اہل کتاب ہیں اور انہیں ایک دوسرے کے زیادہ قریب آنا چاہئے۔ ان کی ایسی کوششوں کے پیغمبیر مسلمانوں اور انگریزوں کے تعلقات نسبتاً بہتر ہو گئے اور انگریزوں کی مسلم دشمنی کی شدت میں بھی کسی حد تک کی آگئی۔

## تحریک علی گڑھ کا علمی پہلو

سرسید نے علمی خدمات کے ساتھ ساتھ عملی طور پر بھی ایسی کوششیں کیں کہ مسلمانوں میں جدید علوم سیکھنے کا شوق پیدا ہوتا کہ وہ ترقی اور کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔

## علمی اقدامات

- 2 سائنس فک سوسائٹی کا قیام۔
- 3 جدید علوم کی معیاری کتب کے اردو تراجم۔
- 4 سماجی اور تعلیمی مہم کا آغاز۔
- 5 ”علی گڑھ انسٹیوٹ گزٹ“ کے نام سے اخبار کا اجرا۔
- 6 1866ء ”برٹش انڈین ایسوی ایشن“ کا قیام۔
- 7 1869ء میں شمالی ہند میں ایک اردو یونیورسٹی کے قیام کی تجویز۔
- 8 1869ء میں برطانوی طریقہ تعلیم کا مطالعہ کرنے کیلئے انگلستان کا دورہ۔
- 9 1875ء میں علی گڑھ میں ایک سکول کا قیام۔
- 10 1877ء میں سکول کا کالج کا درجہ دینا۔
- 11 1886ء میں محمد انیب گوپتہ کی شغل کا فرنس، کا قیام۔

## تحریک علی گڑھ کے اثرات و نتائج

سرسید احمد خان کی بے لوث کوشش اور مسلمانوں کی کامیابی اور ترقی کیلئے کئے جانے والے کاموں کے اچھے اثرات بہت جلد سامنے آنے لگے اور علی گڑھ کو مسلمانوں کی سیاست میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی۔ علی گڑھ کالج کے تعلیم یافتہ نوجوانوں نے قومی اتحاد اور ترقی کا سبق ملک کے گوشے گوشے میں پھیلا دیا۔ انہوں نے سرکاری ملازمتوں میں اپنے حق کیلئے کوشش شروع کر کے غربت کے خاتمے اور سیاسی حقوق کے حصول کیلئے بھی راہ ہموار کرنی شروع کر دی۔ سرسید احمد خان کی تحریک کے گھرے اثرات کے نتیجے میں مسلمانوں کی معاشرتی اور معاشی ترقی کی جدوجہد کو تیز کرنے کی خاطر اسی قسم کی بہت سی دوسری انجمنیں قائم ہو گئیں۔ سرسید احمد خان کی وفات کے بعد نواب محسن الملک نے علی گڑھ کالج کو یونیورسٹی کے درجے تک پہنچانے کی کوشش جاری رکھیں اور 1920ء میں اسے یونیورسٹی کا درج حاصل ہو گیا۔ اس طرح یہ ادارہ سرسید احمد خان کی وفات کے بعد

بھی ان کے مشن کی تکمیل میں مصروف رہا۔

### سرسید احمد خان اور دو قومی نظریہ

سرسید احمد خان نے شروع میں معاشرہ کی اصلاح اور تعلیم کی ترقی کیلئے جو بھی کوششیں کیں وہ برصغیر کے تمام باشندوں کیلئے تھیں۔ وہ ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کو بھی الگ قوم نہ کہا۔ آہستہ آہستہ ہندوؤں کی تنگ نظری کو دیکھتے ہوئے انہیں احساس ہوا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ قومیں ہیں جو بھی بھی اکٹھی ہیں رہ سکتیں۔ سرسید وہ پہلے مسلمان سیاسی رہنمائی تھے جنہوں نے مسلمانوں کیلئے لفظ قوم استعمال کیا اور دو قومی نظریہ پیش کیا جو بعد میں قیام پاکستان کی بنیاد بنا۔ تحریک پاکستان کی بنیاد ”دو قومی نظریے“ پر کھلی گئی تھی۔

سوال 5: تحریک خلافت اور تحریک پر بحث کریں۔

### جواب: تحریک خلافت

پس منظر

برصغیر پاک و ہند کے مسلمان ترکی کی عثمانی خلافت کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے انگریزوں کیخلاف جنمنی کا ساتھ دیا۔ جنگ کے دوران میں برصغیر کے مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنے کیلئے انگریز حکومت نے ان سے وعدہ کیا کہ اگر انہیں جنگ میں کامیابی ہوئی تو ترکی کی خلافت کی حیثیت کو برقرار رکھا جائے گا اور مسلمانوں کے مقدس مقامات کا تحفظ کیا جائے گا۔

### انگریزوں کی وعدہ خلافی

جب جنگ میں انگریزوں کو فتح حاصل ہوئی تو وہ اپنے وعدے بھول کر عثمانی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تسلی گئے۔ عثمانی سلطنت میں حجاز، عراق اور مشرق وسطیٰ کے کئی ممالک شامل تھے۔ لہذا مسلمانوں کو یہ پریشانی لاحق تھی کہ اگر انگریزوں نے ان علاقوں پر قبضہ کر لیا تو بیت المقدس، مکہ، مدینہ اور دوسرے مقدس مقامات کے تقدس پر حرف آئے گا۔

### تحریک کا اغاز

ان حالات کو وجہ سے برصغیر کے مسلمان ایک تحریک شروع کرنے پر مجبور ہو گئے اس تحریک کو ”تحریک خلافت“ کہا جاتا ہے۔ یہ تحریک 1919ء میں شروع ہوئی۔

## تحریک خلافت کے بنیادی مقاصد

ترکی خلافت کو برقرار رکھا جائے۔



مسلمانوں کے مقدس مقامات کی حفاظت کی جائے۔



سلطنت عثمانیہ کی وہی حدود برقرار رکھی جائیں جو جنگ سے پہلے تھیں۔



### کانگریس کی شمولیت

مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کی قیادت میں تحریک زور شور سے جاری تھی کہ کانگریس بھی اس تحریک میں شامل ہوئی اور مشترک طور پر عدم تعاون کی تحریک کا آغاز ہوا۔

سرکاری نوکریوں سے استعفہ اور بایکاٹ

تحریک خلافت کو تقویت دینے کیلئے اس تحریک کے دوران میں عوام کو سول اور فوجی نوکریاں ترک کرنے کو کہا گیا۔ سرکاری ملازموں نے انگریزی حکومت کی ملازمتیں ترک کر دیں۔ اس کے علاوہ انگریزی مصنوعات کا بایکاٹ کیا جس سے صنعت کاروں کو کافی نقصان ہوا اور الدین نے اسکو لوں اور کالجوں میں بچوں کو بھیجنے بند کر دیا۔ اس صورتحال نے انگریز حکومت کو کافی پریشان کیا۔

### چوراچوری کا واقعہ

ممکن تھا کہ انگریز اس قوت کے سامنے جھک جاتے کہ ایک گاؤں چوراچوری میں مشتعل ہجوم نے ایک پولیس چوکی کو عملے سمیت آگ لگا کر جلا دیا۔

### تحریک خلافت کا انجام

اس واقعے سے مشتعل ہو کر گاندھی نے تحریک عدم تعاون ختم کرنے کا اعلان کر دیا جس کی وجہ سے تحریک خلافت بھی بے دم ہو کر رہ گئی۔ آخر 1924ء میں مصطفیٰ کمال پاشا نے ترکی میں خلافت کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ اس طرح خلافت تحریک اپنے انجام کو پہنچی۔

### بھرت تحریک

خلافت تحریک کے دوران برصغیر کے چند مسلم علماء نے یہ فتویٰ جاری کیا کہ ہندوستان "دارالحرب" ہے، لہذا مسلمانوں کو کسی مسلم ملک کی طرف بھرت کرنی چاہیے۔ اس کے نتیجے میں تقریباً اٹھارہ ہزار افراد ملازمتیں چھوڑ کر اور جائیدادیں بیچ کر پڑوی ملک افغانستان کی طرف چل پڑے۔ افغانستان کی حکومت نے شروع میں مہاجرین کی کچھ تعداد کا خیر مقدم کیا لیکن بعد میں اپنے ملک میں مہاجرین کے داخلے پر پابندی عائد کر

دی۔ افغانستان کے اس فیصلے پر مجبوراً کئی لوگوں کو واپس آنا پڑا۔ راستے کی تکالیف، موسمی شدت اور روپے پر ملیے کی کمی کی وجہ سے بہت سے لوگ راستے میں بیماریوں میں متلا ہو کر مر گئے۔ جو لوگ واپس پہنچے وہ ایک عرصے تک بے شمار مالی اور سماجی مشکلات سے دوچار رہے۔ یوں یہ تحریک جو خلافت تحریک کا حصہ تھی، ناکامی کا شکار ہو گئی۔

تحریک خلافت بظاہر تو ناکام رہی لیکن اس کی وجہ سے صرف مسلمانوں میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی بلکہ برطانوی حکومت کو مسلمانوں کی بھیگتی کا احساس بھی ہوا۔ اس تحریک سے مسلمانوں نے یہ سبق حاصل کیا کہ اب انہیں کبھی بھی انگریزوں اور ہندوؤں پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔ ہندوؤں نے محض اپنے سیاسی مفادات حاصل کرنے کیلئے تحریک خلافت کا ساتھ دیا لیکن 1922ء میں جیسے ہی یہ تحریک اپنے انجام کو پہنچی تو ہندو مسلم اختلافات نے پھر شدت اختیار کر لی۔



کپی  
ارڈر

WhatsApp: 0305-7847199  
اسٹوڈیوں میں